



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۴۴۵ھ بمطابق ۲۰۲۴ء کے عید الفطر کے مبارک موقع پر ممتاز عالم اور امیر حزب التحریر، عطاء بن خلیل ابوالرشته کی طرف سے اپنے پیچ کے ناظرین کے لئے تقریر (عربی سے ترجمہ)

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو ہمارے آقا سیدنا محمد ﷺ اور ان کی آل، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور ان کی پیروی کرنے والوں پر۔

امت مسلمہ کے لئے، وہ بہترین امت جو کہ پوری انسانیت کے لئے اٹھائی گئی ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ ”تم بہترین امت ہو جو امت کے لئے (بطور نمونہ) اٹھائی گئی ہے۔ تم خیر کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو“ (آل عمران؛ ۱۱۰:۳)

مخلص اور متقی داعیان کے لئے ”اور ہم اللہ کے آگے کسی اور کی تعریف نہیں کرتے“، ہم صرف کلام خیر ہی کہتے ہیں اور خیر کے ہی اعمال کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ خود ان کی تعریف کرتے ہیں جن میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہوں۔ ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ...﴾ ”اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے ”بے شک، میں مسلمان ہوں““ (فصلت؛ ۴۱:۳۳)

اس پیچ کا وزٹ کرنے والے محترم حضرات کے لئے جو نہایت خلوص اور تقویٰ کے ساتھ اس کا وزٹ کرتے ہیں اور وہ اس خیر کے متلاشی ہیں جو کچھ اس پیچ پر موجود ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے!

اس عید الفطر کے مبارک موقع پر میں آپ کو تہنیت اور مبارکباد پیش کرتا ہوں... اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے نیک اعمال کو قبول فرمائے۔ بے شک، اللہ تبارک و تعالیٰ متقی نیکوکاروں کا نگہبان ہے۔

محترم بھائیو اور بہنو! یہ عید ایک ایسے وقت میں آن پہنچی ہے کہ جب شیطانی یہودی ریاست غزہ اور پورے فلسطین میں ہمارے لوگوں، اشجار اور پتھروں تک کے خلاف بربریت اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کئے ہوئے ہے، اور وہ یہودی ریاست یہ سب کچھ امریکہ کی مکمل آشیرباد کے ساتھ ہی برپا کئے ہوئے ہے جو اسے گولہ بارود، میزائل اور طیارے فراہم کر رہا ہے۔ اگرچہ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ یہودی وجود امریکہ کی حمایت سے ہی یہ سب جرائم انجام دے رہا ہے کیونکہ وہ تو اسلام اور مسلمانوں کے صریح دشمن ہیں لیکن اچنبھے کی بات تو یہ ہے کہ مسلمان ممالک میں سے کسی ایک نے بھی اور خصوصاً وہ جو کہ غزہ کے بالکل اطراف میں موجود ہیں، انہوں نے کوئی ایسا اقدام تک نہیں اٹھایا کہ وہ غزہ، اس کے عوام، الاقصیٰ اور اس کے مقدسات کی مدد کے لئے اپنی افواج کو حرکت میں لاتے، یہودی وجود کو صفحہ ہستی سے ہی مٹا دیتے اور پورے کے پورے فلسطین کو اس کے لوگوں کو واپس دلا دیتے۔ کیا وہ غاصب، جس نے مسلم سرزمینوں پر قبضہ کیا اور اس کے لوگوں کو وہاں سے بے دخل کر ڈالا، اس بات کا حقدار نہیں ہے کہ مسلم افواج اس سے لڑیں اور اسے ان مسلم علاقوں سے ایسے نکال باہر کریں جیسے اس نے ان علاقوں کے لوگوں کو نکال دیا تھا؟ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ تَقْتُلُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرِجُوهُمْ﴾ ”اور (جنگ میں) انہیں جہاں پاؤ، ان سے قتال کرو، اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا“ (البقرہ؛ ۱۹۱:۲) آخر حکمرانوں کو یہ ادراک کیوں نہیں ہوتا؟! بلکہ ان کی کم ظرفی ہر طرف سے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے کیونکہ ان حکمرانوں کی اپنی اطاعت گری صرف کافر استعمار اور خصوصاً امریکہ کے لئے ہے، اور وہ اپنی کرسیوں کو بچانے کی خاطر امریکہ کے کسی بھی حکم پر انکار نہیں کرتے۔ ﴿قَاتِلْهُمْ اللَّهُ أَلِيُّ يُوَفِّكُون﴾ ”اللہ انہیں ہلاک کرے، یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں؟“ (المنافقون؛ ۴:۶۳)

محترم بھائیو اور بہنو!

اس جنگ نے دو اہم معاملات سے پردہ اٹھا دیا ہے:

اول تو یہ کہ یہودی وجود نہایت کمزور اور رذیل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے کلام، قرآن کریم میں ذکر کیا: ﴿صُرِّتْ عَلَيْهِمُ الدَّلَّةُ أَيْنَ مَا تَقَفُوا إِلَّا يَحْبِلُ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلُ مِنَ النَّاسِ﴾ ”وہ جہاں بھی جائیں، ان پر (اللہ کی طرف سے) ذلت مسلط کر دی گئی ہے، بجز اس کے کہ وہ اللہ اور (مسلمان) لوگوں کی پناہ میں آجائیں“ (آل عمران؛ ۱۱۲:۳)۔ انبیائے کرام کے بعد وہ اللہ کی رسی کو تو کاٹ ہی چکے ہیں اور اب ان یہود کے لئے فقط لوگوں کا سہارا ہی باقی

ہے یعنی امریکہ اور اس کے پیروکاروں کا۔ اس فطرت اور طرز کے لوگ وہ قوم نہیں جو جنگوں میں فتح و کامیابی سے ممکن ہو سکیں۔ غزہ کے لوگوں کے خلاف یہود کی جانب سے جاری بدترین سفاک جارحیت کو چھ ماہ سے زائد کا عرصہ بیت گیا ہے اور وہ اپنا کوئی بھی مقصد پورا نہیں کر پائے، اور یہ اس کے باوجود ہے کہ یہود محض ان چند لوگوں سے جنگ میں صف آراء ہیں جو تعداد اور سامان حرب میں انتہائی حد تک قلیل ہیں۔

اور دوسری اہم بات جو کہ ظاہر ہو چکی ہے وہ مسلمان ممالک کے حکمرانوں کی غداری ہے۔ وہ یہ سب کچھ بس دیکھے ہی جا رہے ہیں جو کچھ برپا ہو رہا ہے۔ اور ان میں سے اپنے آپ کو بہترین وہ گردانتا ہے جو بس شہداء اور زخمیوں کی گنتی کر لیتا ہے۔ یہ حکمران اپنی افواج کو غزہ اور اس کے لوگوں کی مدد کے لئے روانہ نہیں کرتے گویا کہ جیسے انہیں اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں ہے! یا یہ کہ جیسے وہ نیوٹرل ہیں یا پھر دشمن سے ملے ہوئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ﴿صُمُّ بَكْمَ عُمِّي فَهَمْ لَا يَرْجِعُونَ﴾ ”گونگے، بہرے اور اندھے ہیں۔ کہ کسی طرح سیدھی راہ کی طرف لوٹ نہیں سکتے“ (البقرہ؛ ۱۸: ۲)

درج بالا دو ظاہر شدہ امور، مخلص اور اہل قوت افراد کے لئے وہ محرک ہونے چاہئیں کہ وہ فلسطین پر قابض یہود سے جنگ کرنے اور اللہ کی طرف سے عائد کردہ فریضے کی انجام دہی کے لئے متحرک ہونے کا اعلان کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ﴾ ”اور کفار کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرو، اگر تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے اور تم اللہ سے ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے“ (النساء؛ ۱۰۴: ۴) اس طرح آپ اس وجود کو ہی ختم کر ڈالیں کیونکہ جنگ میں فتح کے مقابلے میں ان یہود کی اللہ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے، اور پھر اس طرح اللہ رب العزت کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ فرمان الہی ہے، ﴿فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا﴾ ”پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے پھر دشمن بھیجے) تا کہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں داخل ہو گئے تھے اسی طرح پھر اس میں داخل ہو جائیں اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ کر کے برباد کر دیں“ (الاسراء؛ ۱۷: ۷)

پس، غزہ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مدد کے لئے جلدی کرو اور اگر مسلم ممالک میں موجود یہ جابر حکومتیں تمہاری راہ میں رکاوٹ بن کر آئیں تو ہر ممکن طریقے سے انہیں روند ڈالو ... اور ان کی جگہ رسول اللہ ﷺ کی بشارت کی تکمیل میں اللہ کا حکم یعنی نبوت کے طریقے پر خلافت کو قائم کرو: ﴿ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَىٰ مِنْهَاجِ النَّبُوءَةِ، ثُمَّ سَكَتْ﴾ ”پھر جب تک اللہ چاہے گا، تم پر جبر کی حکومتیں (ملگ جبریہ) ہوں گی، پھر جب اللہ چاہے گا انہیں اٹھا لے گا اور پھر نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہو گی۔ پھر اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے“ (مسند احمد)۔ پھر خلیفہ، اس کے معاونین، اور اسلام کے مجاہدین، غرض کہ ہر اعلیٰ و ادنیٰ ”اللہ اکبر“ کی تکبیرات بلند کرتے ہوئے ایک فتح سے اگلی فتح سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے اور امت بھی اپنے رب کی مدد و نصرت سے مضبوط ہو کر اور اپنے دین پر فخر کرتے ہوئے ان کے ساتھ ”اللہ اکبر“ کی صدائیں بلند کرے گی، اور پھر کسی دشمن کی جرأت تک نہ ہو پائے گی کہ وہ اسلام کی سرزمین پر اپنی کوئی ریاست قائم کرنے کا سوچ بھی سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ﴿وَيَوْمَئِذٍ يُفْرِحُ الْمُؤْمِنُونَ * بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾ ”اور اس دن مؤمنین خوش ہوں گے، اللہ کی مدد سے، وہ جسے چاہتا ہے مدد عطا کرتا ہے اور وہ بہت غالب اور مہربان ہے“ (الروم؛ ۳۰: ۴-۵)

آخر میں بھائیوں اور بہنو، میں آپ سب کو عید الفطر کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ ہم نے اس مبارک مہینے میں صلوة وصیام کی جو بھی پابندی کی ہے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔ اور میں اللہ ذوالجلال والاکرام سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ یہ عید اسلام اور مسلمانوں کے لئے خیر و بھلائی، رحمتوں اور خوشیوں کا آغاز ہو۔ فرمان الہی ہے، ﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ ”اور اللہ اپنے امور پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے“ (یوسف؛ ۲۱: ۱۲)

والسلام علیکم ورحمته اللہ وبرکاتہ

آپ کا بھائی

عطاء بن خلیل ابوالرشتہ

یکم شوال المکرم ۱۴۴۵ھ

بمطابق ۱۰ اپریل، ۲۰۲۴ء

